147576 ـ كسی شخص سے تعلقات ركھنے كے بعد توبہ كرنے والی لڑكی سے منگنی كرنی ہو تو كيا لڑكی سے ماضی كے بارہ ميں پوچھا جا سكتا ہے

سوال

شريك حيات تلاش كرنے كے سلسلہ ميں مجھے ايك لڑكی ملی جس سے ميں مربوط ہونے كی تمنی ركھتا ہوں، اور وہ لڑكی ـ جيسا كہ ميری بہن نے مجھے اس كے بارہ ميں بتايا ہے ـ نيك و صالح ہے نماز كی پابندی كرتی اور قرآن مجيد كی تلاوت باقی شرعی امور كی پابندی كرتی ہے، ليكن ميری بہن كے كہنے مطابق اس لڑكی كے ايك لڑكے سے تعلقات تھے، ليكن يہ تعلقات جماع تك نہيں پہنچے.
ميری بہن اس لڑكی كی گہری سہيلی ہے، اس نے مجھے بتايا كہ اب اس لڑكی ميں تبديلی پيدا ہوچكی ہے، اور اپنے كيے پر نادم بھی ہوئی روئی بھی ہے، كيا مجھےحق حاصل ہے كہ ميں اس سے اس كے ماضی كے بارہ ميں مزيد تفصيل معلوم كر سكوں؟
اور اگر مجھے يہ اچھا نہ لگی تو مجھے كيا كرنا چاہيے يا كہ اس كے ماضی كو نہيں چھيڑنا چاہيے كہ وہ ايك ايسی لڑكی تھی جس كا ماضی تھا ليكن وہ اب اس سے توبہ كر چكی ہے مجھے علم ہے كہ اس نے دوبارہ ايسا نہيں كيا، برائے مہربانی مجھے معلومات فرمات فراہم كريں، اللہ تعالی آپ كو جزائے خير عطا فرمائے.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جو كوئی بھی معاصی ميں مبتلا ہو اور پھر اس سے توبہ كر لے تو اللہ تعالی اس كی توبہ قبول كرتا ہے، اور اس كے گناہوں كو نيكيوں ميں تبديل كر ديتا ہے چاہے اس كے گناہ جتنے بھی ہوں اور كتا بھی عظيم اور بڑا جرم ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو اللہ كے علاوہ كسی دوسرے كو الہ اور معبود نہيں بناتے، اور نہ ہی حرام كردہ جان كو حق كے بغير قتل كرتے ہيں، اور نہ زنا كرتے ہيں، جو كوئی بھی ايسا كريگا وہ گنہگار ہے، اور اسے روز قيامت ڈبل عذاب ديا جائيگا، اور وہ ذليل و رسوا ہو كر اس ميں ہميشہ رہےگا

ليكن جو شخص توبہ كر لے اور ايمان لے آئے اور اعمال صالحہ كرے تو يہی وہ لوگ ہيں جن كے گناہوں كو اللہ تعالی نيكيوں ميں تبديل كر ديتا ہے، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم كرنے والا ہے الفرقان (68 ـ 70).

اہم یہ ہے کہ وہ سچی اور خالص توبہ کرے اور اللہ کی طرف رجوع کر لے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا احسان و کرم ہے کہ وہ بندے کی ستر پوشی کرتا اور اس کے معاملہ کو ظاہر نہیں کرتا، اس لیے یہ بات بہت ہی بری ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے جو بات چھپا رکھی ہے وہ اسے ظاہر کرتا پھرے، بلکہ اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی ستر پوشی کے ساتھ اپنے آپ کی ستر پوشی رکھے.

شرعی نصوص اور دلائل اس چیز کی تاکید کرتی ہیں، اور کئی مقامات پر ایسا کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، ذیل میں چند ایك نصوص بیان کی جاتی ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ان گندی اشیاء سے اجتناب کرو جن سے اللہ سبحانہ و تعالی نے منع کیا ہے، اور اگر کوئی ان کا شکار ہو جائے تو اسے اللہ تعالی کی سترپوشی کے ساتھ ستر پوشی اختیار کرنی چاہیے "

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (663) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ سبحانہ و تعالی جس بندے کی دنیا میں سترپوشی فرماتا ہے تو روز قیامت بھی اس کی ستر پوشی فرمائیگا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2590).

یہ خوشخبری توبہ کرنے والے اس شخص کے بارہ میں ہے جس کی اللہ سبحانہ و تعالی نے دنیا میں ستر پوشی کی تھی کہ اللہ آخرت میں بھی اس کی ستر پوشی فرمائیگا، اور ایك حدیث میں اس کی تاکید کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اٹھائی.

مسند احمد میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تین اشیاء پر میں قسم اٹھاتا ہوں، جب کا اسلام میں کوئی حصہ ہے اللہ اسے اس کی ماند نہیں کریگا جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں، اسلام کے تین حصے ہیں، نماز روزہ اور زکاۃ، اور اللہ تعالی جس بندے کا دنیا میں ولی بن جائے تو روز قیامت اس کا کوئی اور ولی نہیں بنےگا، اور جو شخص کسی قوم سے محبت کرتا ہے اللہ تعالی اسےان کے ساتھ کر دیگا، اور چوتھے پر اگر میں قسم اٹھاؤں تو میں گنہگار نہیں ہوتا: جس بندے کی بھی اللہ تعالی دنیا میں سترپوشی کریگا اس کی روز قیامت بھی سترپوشی کریگا "

مسند احمد حديث نمبر (23968) علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلة الاحاديث الصحيحة حديث نمبر (1387) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور ايك حديث ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" ميرى سارى امت كو معاف كر ديا گيا ہے، ليكن وہ شخص جو اعلانيہ گناہ كرتے ہيں، اور يہ بھى مجاھرہ ميں شامل ہے كہ كوئى شخص رات كے كوئى عمل كرے اور صبح اٹھ كر لوگوں كو بتاتا پھرے حالانكہ اللہ تعالى نےاس كے اس عمل پر پردہ ڈالا تھا، وہ لوگوں كو كہتا پھرے ميں نے رات ايسے ايسے كيا، رات كو اس كے رب نے اس كى پردہ پوشى كى اور وہ صبح اٹھ كر اللہ كى اس پردہ پوشى كو كھولتا پھرتا ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (6069) صحيح مسلم حديث نمبر (2990).

اس سے يہ پتہ چلا كہ عورت اپنے منگيتر يا خاوند كو اپنى معصيت و گناہ كے بارہ ميں كچھ نہيں بتائيگى، اور اگر وہ اس سے پوچھے بھى تو وہ اسے مت بتائے، بلكہ وہ اس ميں كنايہ اور توريہ وغيرہ كر لے، يعنى وہ ايسى بات كرے جس سے سامع كوئى اور معنى ليتا ہو، اور كلام كرنے والے كا معنى كچھ اور ہو .

مثلا وہ يہ كہے: ميرا تو كسى شخص كے ساتھ كوئى تعلق نہ تھا، اور اس ميں اس كا مقصد يہ ہو كہ ايك يا دو روز قبل ميرا كسى سے كوئى تعلق نہ تھا.

دوم:

خاوند كو دين اور اخلاق والى بيوى اختيار كرنى چاہيے اس ليے اگر اسے ايسى بيوى مل جائے تو وہ اس كے ماضى كو تلاش نہ كرتا پھرے، اور نہ ہى اس كى معاصى و گناہ كے بارہ ميں دريافت كرے، كيونكہ يہ اس كے مخالف ہے كہ اللہ تعالى تو پردہ پوشى كو پسند كرتا ہے.

اور پھر ايسا كرنے ميں تو شك و شبہ پيدا كرنے كا باعث بنتا ہے، اور تشويش پيدا ہوتى ہے، انسان اس سب كچھ سے غنى ہے، اسے يہى كافى ہے كہ جب اس سے شادى كرنا چاہتا ہے تو اس كى بيوى اللہ كى اطاعت كرنے والى اور راہ مستقيم پر ہو، اور اس كے حكم كو تسليم كرنے والى ہو.

اسى طرح بيوى بھى اپنے خاوند كے ماضى كے بارہ ميں دريافت مت كرے، كہ آيا وہ كسى دوسرى سے محبت كرتا تھا يا اس نے كسى دوسرى عورت سے تعلقات قائم كيے تھے، يا اس نے كوئى گناہ وغيرہ كيا ہے، كيونكہ اس ميں كوئى خير و بھلائى نہيں، بلكہ يہ تو شر و برائى كا دروازہ كھولنے كا باعث بنتا ہے جس كى تلافى ممكن نہيں، اور پھر يہ شريعت كى مراد كے بھى مخالف ہے جيسا كہ اوپر بيان ہوا ہے.

پھر کون شخص ہے جس نے کبھی کوئی برائی اور غلطی نہ کی ہو، اور کون ایسا شخص ہے جس کی صرف نکیاں اور اعمال صالحہ ہی ہیں، اور کون اللہ کا بندہ ایسا ہے جس نے کبھی کوئی گناہ نہ کیا ہو جس سے وہ توبہ کی امید رکھے، اور اسے چھپائے ہم سب ایسے ہی ہیں.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام پر جب اللہ نے دین اسلام کا احسان کیا اور انہیں اپنے نبی کے ساتھ ایمان لا کر آگ سے بچایا تو اس سے قبل وہ کہاں اور کیسے تھے؟

کیا وہ ظلم و شرک کی اتھاہ گہرائیوں میں نہیں پڑے ہوئے تھے ؟

کیا وہ بتوں کی عبادت نہیں کیا کرتے تھے ؟

وہ کیا کچھ نہیں کرتے تھے ؟

اس لیے آپ ماضی کے اوراق کو چھوڑیں وہ ان کے ذمہ ہے اور معاملہ اللہ کے سپرد کر دیں وہ ہر خفیہ اور ظاہر چیز کو جانتا ہے.

حاصل یہ ہوا کہ:

یہ لڑکی جب توبہ کر چکی ہے اور اپنی حالت سنوار چکی ہے اور اس وقت اس کی حالت سے نیك و صلاح واضح ہے تو پھر استخارہ کرنے کے بعد اس سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور آپ کو اس کے ماضی کے متعلق نہیں دریافت کرنا چاہیے؛ کیونکہ اس سوال میں آپ کے لیے کوئی خیر و بھلائی نہیں، اور پھر یہ تو پردہ پوشی کے بھی منافی ہے کیونکہ اللہ پردہ پوشی پسند کرتا ہے، اور پھر ہو سکتا ہے سوال کرنے سے وہ جھوٹ بولے یا پھر سچائی اختیار کرے لیکن آپ اس کی تصدیق پر مطمئن نہ ہوں اور آپ کو شك و شبہ پیدا ہو.

اور اگر آپ جانتے ہیں کہ آپ کو جو اللہ نے پردہ پوشی کا جو حکم دیا ہے اس پر صبر نہیں کر سکتے ہیں، اور کسی کے عیب تلاش کرنے کو نہیں چھوڑ سکتے تو آپ اس لڑکی کو کسی دوسرے کے لیے رہنے دیں، اللہ تعالی اسے آپ سے بہتر شخص عطا فرمائیگا، اور آپ کو بھی کوئی ایسی بیوی عطا فرمائیگا جو اس سے بہتر ہو.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو صحیح راہ کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .